جناب فہیم ترمذی

''خاکوں کی خاک''

چمگادڑوں کی ٹوک سے سورج کو کیا ضرر
کتوں کے بھونکنے سے بجھا ہے کبھی قمر؟

اندھا ہزار کہتا رہے دن کو ''رات ہے''
کیا مان لے گا اس کی جو ہے صاحب نظر

خوشبوئے مشک خود ہے سند اپنے مشک کی
خورشید خود دلیل ہے اپنی اے بے خبر!

حوضوں کے مینڈکوں کا ہے دریا سے ربط کیا
کرگس کے علم میں کہاں شاہیں کی رہگذر

تنقید بادشاہ پہ بھنگی کرے تو کیا
خود اپنے منہ پہ آتا ہے تھوکے جو چاند پر

ناپاک سوچ کو کہاں پاکیزگی سے شغل
گُل قند کے مزے کی گدھے کو ہے کیا خبر

نیچا دکھا سکیں گے نہ رب کے حبیب ﷺ کو
دنیا کے سب خبیث بھی یک جان ہوں اگر

انؐ کا وقار بڑھتا رہے گا یونہی فہیم
''خاکوں'' کی خاک اُڑتی رہے گی نگر نگر